سلسلۂ رسائل سیرت

ا

زریں فرمودات

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

باہتمام : المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد (تلنگانہ اسٹیٹ)

ناشر : مدرسہ صفۃ الصحابہ، وادیٔ عمر، شاہین نگر، حیدرآباد

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

طبع اول ۱۴۳۷ھ — ۲۰۱۶ء

کتاب	:	زریں فرمودات
مؤلف	:	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی
صفحات	:	۲۸
کمپیوٹر کتابت	:	محمد نصیر عالم سبیلی فون نمبر : 9959897621 91+ (العالم اُردو کمپیوٹرس، کوتہ پیٹ، بارکس، حیدرآباد)
سن طباعت	:	۱۲؍ جمادی الاول ۱۴۳۷ھ، مطابق: ۲۱؍ فروری ۲۰۱۶ء

باہتمام : المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد (تلنگانہ اسٹیٹ)

ناشر : مدرسہ صفۃ الصحابہ، وادیٔ عمر، شاہین نگر، حیدرآباد

ملنے کے پتے

- المعہد العالی الاسلامی، شاہین نگر، حیدرآباد۔
- مدرسہ صفۃ الصحابہ، وادیٔ عمر شاہین نگر، حیدرآباد۔
- ہدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرس پرانی حویلی، حیدرآباد۔
- العالم اُردو کمپیوٹرس، کوتہ پیٹ، حیدرآباد۔

پیش لفظ

قرآن مجید نے اپنے لانے والے کی جو تصویر پیش کی ہے، وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ تمام عالم کے لئے رحمت ہیں، نہ آپ کی رحمت مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہے، نہ عربوں کے ساتھ، نہ کسی خاص رنگ ونسل کے لوگوں کے ساتھ؛ یہاں تک کہ آپ کی رحمت وشفقت بنی نوع انسان تک بھی محدود نہیں ہے؛ بلکہ آپ ﷺ نے دوسری مخلوقات کے ساتھ بھی رحم وکرم کی تعلیم دی ہے؛ مگر افسوس کہ غیر مسلم بھائی سیرت محمدی کے اس پہلو سے واقف نہیں ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ صرف مسلمانوں کے پیغمبر اور محسن ہیں، مغربی مصنفین اگر بہت مہربان ہوں تو زیادہ سے زیادہ آپ ﷺ کو عربوں کا نبی قرار دیتے ہیں۔

اسی پس منظر میں سہ روزہ بین الاقوامی سیرت نبوی سیمینار — جو ۱۲-۱۴ / جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ مطابق: ۲۱-۲۳ / فروری ۲۰۱۶ء کو المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد میں منعقد ہورہا ہے — کی مناسبت سے ۱۶ / رسائل کی ترتیب کا منصوبہ بنایا گیا، جس میں رسول اللہ ﷺ کی ہمہ گیر رحمۃ للعالمینی کو پیش کیا جائے اور برادرانِ وطن کے درمیان آپ ﷺ کا صحیح تعارف کرایا جائے، کوشش کی گئی ہے کہ یہ رسائل مختصر ہوں، زبان آسان ہو اور ہر بات معتبر حوالہ سے کہی جائے، انشاءاللہ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ تک کوشش کی جائے گی کہ انگریزی اور ہندوستان کی تمام علاقائی زبانوں میں اس کا ترجمہ ہوجائے اور اسے بڑی تعداد میں برادرانِ وطن تک پہنچایا جائے۔

اسی سلسلہ کا ایک حصہ یہ رسالہ ''زریں فرمودات'' ہے، جس کو اس حقیر نے مرتب کیا ہے، اس کا مقصد غیر مسلم بھائیوں کے لئے آپ ﷺ کے ان ارشادات کو پیش کرنا ہے، جن میں اخلاق ومحبت کی تعلیم اور شائستہ زندگی کے لئے بہترین ہدایت ورہنمائی ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اس کے مقصد کے اعتبار سے مفید بنائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعارف کی جو ذمہ داری اس اُمت پر ہے، اس کا کوئی حصہ اس کوشش کے ذریعہ ادا ہو سکے، ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم۔

۱۲/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ — **خالد سیف اللہ رحمانی**

۲۱/ فروری ۲۰۱۶ء — (خادم: المعهد العالی الاسلامی حیدرآباد)

○ ○ ○

بسم الله الرحمن الرحيم

کسی شخصیت کا عکس اس کی باتوں میں دیکھا جاسکتا ہے، اس کی دانائی یا نادانی، شعور یا بے شعوری، نرمی یا سختی، رحم دلی یا سنگ دلی، محبت یا نفرت اور دوستی یا دشمنی کا اصل مظہر اس کے الفاظ ہوتے ہیں، پیغمبر اسلام ﷺ کے ارشادات کا اگر اس پہلو سے مطالعہ کیا جائے تو آپ ﷺ کی ہر بات گوہر وموتی نظر آتی ہے، جو خوشگوار زندگی اور محبت و بھائی چارہ سے معمور سماج کی تعمیر کے لئے بہترین رہنما ہے۔

آپ ﷺ کے یہ ارشادات حدیث کی شکل میں موجود ومحفوظ ہیں، جو ہزاروں صفحات پر مشتمل ہیں، ان سب کو یہاں جمع کرنا دشوار ہے؛ لیکن ان ہی میں سے انتخاب کر کے آپ ﷺ کے چند فرمودات یہاں ذکر کئے جاتے ہیں :

ایمان کا معیار

(۱) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ''لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ ، حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ''. (۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک صاحب ایمان نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے، جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

تشریح : یعنی دوسرا انسان، اس وقت جس صورت حال سے دوچار ہے، اگر تم خود اِس صورت حال سے دوچار ہوتے تو اپنے لئے جو پسند کرتے، وہی اس کے لئے پسند کرو، مثلاً دوسرا شخص قصوروار ہے، اگر تم خود قصوروار ہوتے تو چاہتے کہ معاف کردیا جائے، اس دوسرے شخص کے ساتھ بھی تمہارا یہی عمل ہونا چاہئے۔

---

(۱) صحيح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابٌ: مِنَ الإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَايُحِبُّ لِنَفْسِهِ، حدیث نمبر: ۱۳۔

اسلام کا بہترین عمل

(٢) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّ الإِسْلاَمِ خَيْرٌ ؟ قَالَ : ''تُطْعِمُ الطَّعَامَ ، وَتَقْرَأُ السَّلاَمَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ'' . (١)

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اسلام کا کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بات کہ تم (لوگوں کو) کھانا کھلاؤ اور چاہے کوئی شخص جان پہچان کا ہو یا نہ ہو، اسے سلام کرو۔

کامل ایمان والا

(٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ'' . (٢)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے کامل ایمان والا شخص وہ ہے، جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں اور تم میں سے بہتر اخلاق والے وہ ہیں، جو اپنی عورتوں کے ساتھ بہتر برتاؤ کریں۔

سب سے بڑا جہاد

(٤) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ''إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ'' . (٣)

---

(١) صحیح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابٌ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الإِسْلاَمِ، حدیث نمبر: ١٢۔

(٢) صحیح ابن حبان، باب معاشرة الزوجين، حدیث نمبر: ٤١٧٦۔

(٣) سنن الترمذی، أَبْوَابُ الْفِتَنِ، بَابُ مَا جَاءَ أَفْضَلُ الجِهادِ، حدیث نمبر: ٢١٧٤۔

آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا جہاد یہ ہے کہ ظالم حکمراں کے سامنے انصاف کی بات کہی جائے۔

بے فائدہ باتوں سے پرہیز

(۵) عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكَهُ مَا لَا يَعْنِيهِ''. (۱)

انسان کے بہتر مسلمان ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ لایعنی اور بے فائدہ باتوں سے بچا رہے۔

سارے انسان برابر ہیں

(۶) عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلاَ إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ أَلاَ لاَ فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعْجَمِيٍّ وَلاَ لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلاَ لأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلاَ أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلاَّ بِالتَّقْوَى . (۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! یاد رکھو کہ تمہارا پروردگار ایک ہی ہے اور تم سب ایک ہی باپ کی اولاد ہو، کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، گورے کو کالے اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے، فضیلت صرف تقویٰ یعنی اللہ کی بات ماننے کی وجہ سے ہے۔

تمام انسان بھائی بھائی

(۷) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ

---

(۱) سنن الترمذي، أَبْوَابُ الزُّهْدِ، حدیث نمبر: ۲۳۱۸۔ (۲) شعب الایمان: ۲۸۹/۴، حدیث نمبر: ۵۱۳۷۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَنَّ الْعِبَادَ كُلُّهُمْ إِخْوَةٌ، الخ . (۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے تمام بندے بھائی بھائی ہیں۔

تشریح : یعنی تمام انسان خواہ وہ کسی علاقہ کا ہو، کسی نسل وخاندان سے تعلق ہو اور کسی مذہب کا ماننے والا ہو، ان کے درمیان بھائی بھائی کا رشتہ ہے۔

زمین والوں پر رحم

(۸) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ'' . (۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر خدائے رحمٰن رحم کریں گے، تم زمین والوں پر رحم کرو، تو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔

(۹) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ ، لَا يَرْحَمْهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ'' . (۳)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو انسان پر رحم نہیں کرتا، اللہ اس پر رحم نہیں فرماتے ہیں۔

جنگ میں بھی انسانیت کا لحاظ

(۱۰) عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ مُشَيِّعًا لِأَهْلِ مُؤْتَةَ حَتّٰى بَلَغَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَوَقَفَ وَوَقَفُوْا حَوْلَهُ فَقَالَ : أُغْزُوْا بِسْمِ اللهِ ، فَقَاتِلُوْا عَدُوَّ اللهِ وَعَدُوَّكُمْ بِالشَّامِ ، وَسَتَجِدُوْنِ فِيْهِمْ رِجَالًا فِي الصَّوَامِعِ مُعْتَزِلِيْنَ مِنَ النَّاسِ فَلَا تَعَرَّضُوْا

(۱) أبو داود، کتاب الوتر، باب مایقول الرجل إذا سلم، حدیث نمبر: ۱۵۱۰۔

(۲) الترمذي، کتاب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة المسلمین، حدیث نمبر: ۱۹۲۴۔

(۳) مسلم، کتاب الْفَضَائِلِ، بَابُ رَحْمَتِهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّبْيَانَ وَالْعِيَالَ، حدیث نمبر: ۲۳۱۹۔

لَهُمْ ... وَلَا تَقْتُلُوْا امْرَأَةً وَلَا صَغِيراً ضَرَعًا وَلَا كَبِيْراً فَانِيًا ، وَلَا تَقْطَعُنَّ شَجَرَةً ، وَلَا تَعْقِرُنَّ نَخْلًا ، وَلَا تَهْدِمُوْا بَيْتًا . (۱)

رسول اللہ ﷺ نے ایک فوج کو روانہ کرتے ہوئے حکم دیا: اللہ کے نام سے جہاد کروگے اور (ملک) شام میں ان ہی لوگوں سے لڑو گے، جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں، اورتم وہاں کچھ ایسے لوگوں کو پاؤ گے، جولوگوں سے الگ تھلگ (عیسائی) خانقاہوں میں ہیں،تو ان کو کچھ نہ کہوگے اورعورتوں کو،شیر خوار بچوں کواور بوڑھوں کو قتل نہ کروگے، نہ درخت کو کاٹنا، نہ کھجور کی جڑیں اُکھاڑ دینا اور نہ کسی گھر کو منہدم کر دینا۔

ایک اورحدیث میں یہ اضافہ ہے :

نہ کسی آدمی اور جانور کا مثلہ کرنا، نہ پانی کے چشمے کو بیکار کرنا، نہ دھوکہ دینااور خیانت نہ کرنا۔

جانوروں کے ساتھ رحم دلی

(۱۱) عَن أَبِي هُرَيْرَة : أَن رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ''بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ ، فَوَجدَ بِئْرا فَنزل فِيهَا ، فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ ، فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرىَ مِنَ الْعَطَشِ ، فَقَالَ : لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِيْ كَانَ بَلَغَ بِيْ ، فَنَزِلَ الْبِئْرَ ، فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتّٰى رَقِيَ ، فَسَقَى الْكَلْبَ ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ ؛ فَغَفَرَ لَهُ ، قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللهِ ، وَإِنْ لَنَا فِيْ الْبَهَائِمِ لَاَجْراً ؟ فَقَالَ : فِيْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ'' . (۲)

(۱) السنن الكبري، كتاب السير، باب ترك قتل من لا قتال فيه من الرهبان والكبير وغيرهما، حدیث نمبر: ۱۷۹۳۴۔

(۲) مسلم، كتاب السلام، باب فضل ساقي البهائم المحترمة وإطعامها، حدیث نمبر: ۲۲۴۴۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص راستہ پر چل رہا تھا، اس کو سخت پیاس لگی، ایک کنواں ملا، وہ اس میں اُتر گیا، اس نے پانی پیا اور وہاں سے نکل آیا، دیکھتا کیا ہے کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا ہے، اس نے سوچا: یہ کتا ویسے ہی پیاس سے دوچار ہے جیسی پیاس مجھ کو لگی تھی؛ چنانچہ کنویں میں اُترا، پانی سے اپنے موزے کو بھرا اور اس موزے کو اپنے منھ سے پکڑ لیا، یہاں تک کہ چڑھ کے اوپر آ گیا اور اس کتے کو پانی پلایا، اللہ تعالیٰ نے اس کی قدردانی کی اور اسے معاف کر دیا، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا جانوروں کی خدمت میں بھی ہمیں اجر حاصل ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر جاندار کی خدمت میں اجر ہے۔

(۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوقِهَا فَغُفِرَ لَهَا''. (۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک فاحشہ عورت نے ایک گرم دن میں کتے کو دیکھا کہ کنویں کا چکر لگا رہا ہے اور مارے پیاس کے اپنی زبان نکالے ہوا ہے، اس نے اس کے لئے اپنے موزے کے ذریعہ پانی نکالا؛ چنانچہ اللہ کی طرف سے اس کے گناہ بخش دیئے گئے۔

(۱۳) عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّ اَنَسْ بِنْ مَالِكٍ دَارَ الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا قَالَ: فَقَالَ اَنَسٌ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ''. (۲)

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب السلام، باب فَضْلِ سَاقِي الْبَهَائِمِ الْمُحْتَرَمَةِ وَإِطْعَامِهَا، حدیث نمبر: ۵۹۹۷۔

(۲) مسلم، کتاب الصید، باب النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ، حدیث نمبر: ۱۹۵۶۔

حضرت انسؓ حکم ابن ایوب کے گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو باندھ رکھا ہے اور وہ اس پر تیر سے نشانہ لگارہے ہیں، حضرت انسؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ جانوروں کو باندھ کر رکھا جائے، (تاکہ اس کو نشانہ بنایا جائے)۔

(۱۴) عَنِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ مَثَّلَ بِذِى رُوحٍ ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مَثَّلَ اللهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی جاندار کا مثلہ کیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا مثلہ کردیں گے۔

تشریح : مثلہ سے مراد ہے کسی جاندار کے اعضاء کو کاٹ دینا۔

(۱۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ البَهَائِم . (۲)

آپ ﷺ نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا۔

مریض کی مزاج پرسی، بھوکے کو کھانا کھلانے اور پیاسے کو پانی پلانے کا اجر عظیم

(۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي ، قَالَ : يَارَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ، قَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ ؟ يَاابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ

---

(۱) مسند أحمد:۹۲/۲،حدیث نمبر: ۵۶۶۱۔

(۲) أبو داود، كتاب الجهاد، باب في التحريش بين البهائم،حدیث نمبر:۲۵۶۲۔

تُطْعِمْنِي ، قَالَ : يَارَبِّ وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ، قَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ ، فَلَمْ تُطْعِمْهُ ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي ، يَاابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ ، فَلَمْ تَسْقِنِي ، قَالَ : يَارَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ، قَالَ : اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي''. (۱)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن (ایک شخص) سے فرمائیں گے: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو نے مزاج پرسی (عیادت) نہیں کی، وہ شخص عرض کرے گا: اے میرے رب! میں کیسے آپ کی عیادت کرتا؟ آپ تو سارے جہاں کے پروردگار ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے؟ اگر تم اس کی مزاج پرسی کرتے تو مجھ کو اس کے پاس پاتے۔

اے ابن آدم! میں نے تم سے کھانا مانگا اور تم نے مجھے نہیں کھلایا، (وہ عرض کرے گا) اے میرے رب میں آپ کو کیسے کھلاتا؟ آپ تو سارے جہاں کے پرورش کرنے والے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ تم سے میرے فلاں بندہ نے کھانا مانگا تھا اور تم نے اس کو نہیں کھلایا؟ اگر تم اس کو کھانا کھلاتے تو تم اس کا (ثواب اور بدلہ) میرے پاس پاتے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: اے ابن آدم! میں نے تم سے پانی مانگا تھا؛ لیکن تم نے مجھے سیراب نہیں کیا، بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں کیسے آپ کو سیراب کرتا؟ آپ تو رب العالمین

---

(۱) مسلم، کتاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ، حدیث نمبر: ۲۵۶۹۔

ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: میرے فلاں بندہ نے تم سے پانی مانگا تھا؛ لیکن تم نے اس کو پانی نہیں پلایا، اگر تم اس کو پانی پلاتے تو اس کا (ثواب) میرے پاس پاتے۔

مصیبت زدہ کی دل داری

(۱۷) عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ''مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ'' . (۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مصیبت زدہ کو پُرسہ دیا تو اس کے لئے اس مصیبت زدہ کے (صبر کرنے کے) برابر اجر ہوگا۔

خادموں سے بہتر سلوک

(۱۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ''إِذَا اَتَى اَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ ، فَإِنْ لَمْ يُجْلِسهُ مَعَهُ ، فَلْيُنَاوِلْهُ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ ، أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ ، فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلاَجَهُ'' . (۲)

آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لے کر آئے تو اس کو (کم سے کم) لقمہ دو لقمہ ہی کھلا دے؛ کیوں کہ اس نے اس کی تپش برداشت کی ہے اور اس کے (پکانے کی) تدبیر کی ہے۔

احسان مندی

(۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ''لَا يَشْكُرُ اللهَ مَنْ لا يَشْكُرُ النَّاسَ'' . (۳)

---

(۱) سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي أَجْرِ مَنْ عَزَّى مُصَابًا، حدیث نمبر: ۱۰۷۳۔

(۲) صحيح البخاري، كِتَابُ الأَطْعِمَةِ، بَابُ الأَكْلِ مَعَ الخَادِمِ، حدیث نمبر: ۵۴۶۰۔

(۳) سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في شكر المعروف، حدیث نمبر: ۴۸۱۱۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جو انسان کا شکریہ ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا شکر گذار بندہ نہیں۔

تشریح : مقصد یہ ہے کہ انسان کے اندر احسان مندی کا جذبہ ہونا چاہئے اور اپنے محسن کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔

بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت

(۲۰) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا''. (۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کے مقام ومرتبہ کو نہ پہچانے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

بہترین اخلاق

(۲۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عُقْبَةَ ! أَلَا أَدُلُّكَ بِأَفْضَلِ أَخْلَاقِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ : أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ ، وَتُعْطِيْ مَنْ حَرَمَكَ ، وَتعَفُوْ عَمَّنَ ظَلَمَكَ . (۲)

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عقبہ بن عامرؓ سے فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تم کو دنیا وآخرت والوں میں سے سب سے بہتر اخلاق کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ یہ ہے کہ جو تمہارے ساتھ رشتہ کا لحاظ نہ کرے، تم اس کے ساتھ رشتہ کا لحاظ کرو اور جو تم کو محروم کرے، تم اس کو عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے، تم اس کو معاف کردو۔

---

(۱) سنن الترمذي، أَبْوَابُ البِرِّ وَالصِّلَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الصِّبْيَانِ، حدیث نمبر: ۱۹۲۰۔

(۲) المعجم الكبير، حدیث نمبر: ۵۵۶۷۔

نرم خوئی

(۲۲) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : ''يَا عَائِشَةَ ، إِنَّ اللهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ ، وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ ، وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ'' . (۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نرم خو ہیں، نرم خوئی کو پسند کرتے ہیں اور جو چیز سختی پر اور کسی اور طریقہ پر عطا نہیں فرماتے، نرمی کے بنا پر عطا فرماتے ہیں۔

(۲۳) عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ ، وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ : رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ ، وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ ، وَإِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوكِ . (۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس میں تین باتیں ہوں، اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کی باہیں پھیلا دیں گے اور اس کو جنت میں داخل کریں گے: کمزور کے ساتھ نرمی، والدین کے ساتھ شفقت، خادم کے ساتھ اچھا سلوک۔

اصل بہادر

(۲۴) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِىْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ . (۳)

---

(۱) مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، حدیث نمبر: ۲۵۹۳۔

(۲) الترمذي، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، حدیث نمبر: ۲۴۹۴۔

(۳) صحيح بخاری، کتاب الأدب، باب الحذر من الغضب، حدیث نمبر: ۵۷۶۳۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہادر وہ نہیں ہے جو کُشتی میں بہادر ہو، بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔

عقلمند کون؟

(۲۵) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا، وَتَمَنّٰى عَلَى اللهِ''. (۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عقل مند وہ ہے جو اپنے آپ کا محاسبہ کرے، اور موت کے بعد کی دنیا کے لئے عمل کرے اور کمزور وہ شخص ہے جو پیروی تو اپنی خواہشات کی کرے اور اللہ تعالیٰ سے اُمیدیں باندھتا رہے۔

صفائی ستھرائی

(۲۶) عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطِّيبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، جَوَّادٌ يُحِبُّ الْجُودَ، فَنَظِّفُوا بُيُوتَكُمْ. (۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ پاک ہیں اور پاکی کو پسند کرتے ہیں، صاف ستھرے ہیں، صفائی ستھرائی کو پسند فرماتے ہیں، مہربان ہیں، مہربانی کو پسند کرتے ہیں، سخی ہیں، سخاوت کو پسند کرتے ہیں، تو تم اپنے گھروں کو صاف ستھرا رکھو۔

---

(۱) الترمذي، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، حدیث نمبر: ۲۴۵۹۔

(۲) مسند ابی یعلی، حدیث نمبر: ۷۹۹ ۲۔

باتوں کو بے تحقیق نقل کرنا

(۲۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ''كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ''. (۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو نقل کردے۔

تشریح : بہت سی باتیں جو سنی جاتی ہیں، درست نہیں ہوتیں؛ اس لئے ہر سنی سنائی ہوئی بات کو بلا تحقیق نقل کردینا درست نہیں ہے، اس سے آپس میں اختلاف پیدا ہوتا ہے اور بے قصور شخص کی بے آبروئی اور بدنامی ہوتی ہے۔

عیب نہ نکالا جائے

(۲۸) عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''كَفَى بِالْمَرْءِ شَرًّا أَنْ يَتَسَخَّطَ مَا قُرِّبَ إِلَيْهِ''. (۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے بُرے ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ کوئی چیز اس کے سامنے پیش کی جائے اور وہ اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کرے۔

تشریح : یعنی انسان کے سامنے کھانے پینے، یا پہننے اوڑھنے کی چیز پیش کی جائے تو اسے خوشی سے قبول کرنا چاہئے اور اگر پسند نہ ہوں تو خاموش رہنا چاہئے، کوئی عیب نہ نکالنا چاہئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول مبارک یہی تھا کہ جب بھی آپ کے سامنے کوئی کھانا پیش کیا جاتا تو اگر آپ کو وہ کھانا پسند ہوتا تو کھالیتے اور پسند نہ آتا تو نہ کھاتے، مگر اس کی برائی نہ کرتے۔

تکبر نہ کرو!

(۲۹) عَنْ عَيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

---

(۱) سنن أبي داود، كتاب الأدب، بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ، حدیث نمبر: ۴۹۹۲۔

(۲) مسند أبي يعلى، حدیث نمبر: ۲۲۰۱۔

قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : وَإِنَّ اللّٰہَ أَوْحَی إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّی لَا یَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَی أَحَدٍ ، وَلَا یَبْغِي أَحَدٌ عَلَی أَحَدٍ''. (۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم بھیجا ہے کہ تواضع اختیار کرو، ایک دوسرے پر تکبر نہ کرو اور نہ کوئی کسی پر زیادتی کرے۔

کینہ سے بچنا چاہئے!

(۳۰) عَنْ أَبِي أَیُّوبَ الأَنْصَارِيِّ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : ''لاَ یَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ یَھْجُرَ أَخَاہُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَیَالٍ ، یَلْتَقِیَانِ : فَیُعْرِضُ ھَذَا وَیُعْرِضُ ھَذَا ، وَخَیْرُھُمَا الَّذِي یَبْدَأُ بِالسَّلاَمِ''. (۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ تین دن سے زائد اپنے بھائی سے بے تعلقی نہ برتے کہ جب ایک دوسرے کا سامنا ہو تو ایک اِدھر منہ پھیر لے اور دوسرا اُدھر، اور دونوں میں بہتر وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

تشریح : یعنی بعض دفع رنجش پیدا ہوجانا فطری بات ہے؛ لیکن اس کا اثر تین دن سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے اور دل میں کینہ نہیں پالنا چاہئے، نیز جو ٹوٹے ہوئے تعلق کو بحال کرنے میں پہل کرے اور سلام کرکے دوبارہ بات چیت شروع کرے، وہ شخص زیادہ بہتر ہے، اس لئے اس کو اَنا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہئے۔

نااہل کا انتخاب

(۳۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً

---

(۱) صحیح لمسلم، کتاب الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا، حدیث نمبر: ۲۸۶۵۔

(۲) صحیح البخاري، كِتَابُ الأَدَبِ، بَابُ الهِجْرَةِ، حدیث نمبر: ۶۰۷۷۔

مِنْ عِصَابَةٍ وَفِيْ تِلْكَ الْعِصَابَةِ مَنْ هُوَ أَرْضَى لِلّٰهِ مِنْهُ ، فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَخَانَ رَسُوْلَهُ وَخَانَ الْمُؤْمِنِيْنَ . (۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے گروہ میں سے کسی شخص کو ذمہ دار بنادیا؛ حالاں کہ اس گروہ میں پسندیدہ شخص موجود تھا تو اس نے اللہ کے ساتھ اور اللہ کے رسول کے ساتھ اور مسلمانوں کے ساتھ خیانت کی۔

آپسی اخلاق

(۳۲) عَن أَبِي هُرَيْرَة قَالَ : قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَحَاسَدُوا ، وَلاَ تَبَاغَضُوا ، وَلاَ تَجَسَّسُوا ، وَلاَ تَحَسَّسُوا ، وَلاَ تَنَاجَشُوا ، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا . (۲)

آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو، نہ ایک دوسرے کی ٹوہ میں رہو اور نہ ہی ایک دوسرے کے ظاہری و باطنی عیب تلاش کرو اور نہ ایک دوسرے کو دھوکہ دو، اور اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو۔

(۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَة أَن رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ''إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذِبُ الْحَدِيْثِ . (۳)

آپ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو؛ کیوں کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

---

(۱) المستدرك، كتاب الأحكام، حدیث نمبر: ۷۰۲۳۔

(۲) مسلم، كتاب البر والصلة، حدیث نمبر: ۲۵۶۳۔

(۳) بخاري، كتاب الأدب، باب ما ينهى عن التحاسد والتدابر، حدیث نمبر: ۵۷۱۷۔

علم وحکمت کی بات — گمشدہ مال!

(۳۴) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا . (۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عقل وحکمت کی بات مومن کا گمشدہ مال ہے، جہاں بھی ایسی بات مل جائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اسے حاصل کرے۔

تشریح : یعنی گمشدہ چیز مل جائے تو انسان اسے بڑی چاہ کے ساتھ حاصل کرتا ہے، علم وحکمت کی بات کو بھی اسی طرح حاصل کرنا چاہئے، چاہے جس کے پاس سے حاصل ہو جائے۔

صدقۂ جاریہ

(۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ''إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ : مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ'' . (۲)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے، مگر تین کام ایسے ہیں جن کی وجہ سے اعمال کا سلسلہ جاری رہتا ہے: نیک اولاد جو اس کے لئے دُعا کرے، صدقہ جاریہ جس سے اس کے مرنے کے بعد بھی لوگ فائدہ اُٹھائیں، یا نافع علم کسی کو سکھا دینا۔

علم کی عبادت پر فضیلت

(۳۶) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنْ أَبِيهِ ،

---

(۱) ابن ماجة ،كتاب الزهد، باب الحكمة، حدیث نمبر: ۴۱۶۹۔

(۲) سنن أبي داود، كِتَابُ الْوَصَايَا، بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ، حدیث نمبر: ۲۸۸۰۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ''فَضْلُ الْعِلْمِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ'' . (۱)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم کی فضیلت مجھے عبادت کی فضیلت سے زیادہ پسند اور محبوب ہے۔

ماں باپ کا مقام

(۳۷) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدامِ الأُمَّهاتِ . (۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

(۳۸) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ''الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ، فَأَضِعْ ذَلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ'' . (۳)

آپ ﷺ نے فرمایا: باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، اب چاہے اسے ضائع کردو یا پھر اس کی حفاظت کرو۔

ہم نشینوں کا لحاظ

(۳۹) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : ''نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا'' . (۴)

رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ دو شخص ایک جگہ ایک ساتھ بیٹھے ہوئے ہوں، ان کے ساتھ کوئی اور شخص ان کی اجازت کے بغیر بیٹھ جائے (تا کہ اس کی تنہائی میں خلل پیدا نہ ہو)۔

---

(۱) المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ الْعِلْمِ، حدیث نمبر: ۳۱۴۔

(۲) مسند الشهاب: ۱/ ۱۰۲، حدیث نمبر: ۱۱۹۔

(۳) سنن ابن ماجه، كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ، حدیث نمبر: ۳۶۶۳۔

(۴) المعجم الأوسط، حدیث نمبر: ۳۶۵۲۔

(۴۰) عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً ، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا ، فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ'' . (۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم تین ساتھی رہو، تو ایک ساتھی کو چھوڑ کر کانا پھوسی نہ کرو کہ یہ بات اس کے لئے ملال کا باعث ہوگی۔

مشورہ — ایک امانت!

(۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ'' . (۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے مشورہ لیا جائے، وہ امین ہے۔

تشریح : یعنی جیسے امانت کا صحیح طریقہ پر واپس لوٹانا ضروری ہے، اسی طرح صحیح صحیح دھوکہ اور کسی کی رعایت کئے بغیر مشورہ دینا ضروری ہے، اس طرح یہ بھی ضروری ہے کہ جیسے امانت کی حفاظت کی جاتی ہے، اسی طرح اگر مشورہ کرنے والا چاہتا ہو کہ اس کی بات کسی اور کے سامنے نہ ذکر کی جائے تو اس کی بات دوسروں کے سامنے ذکر نہ کی جائے۔

دوسروں کے ساتھ رویہ

(۴۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''عَلِّمُوا ، وَيَسِّرُوا ، وَلا تُعَسِّرُوا ، وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ ، وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ ، وَ إِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ'' . (۳)

آپ ﷺ نے فرمایا: تعلیم دو، آسانی برتو، دشواری پیدا نہ کرو، جب

---

(۱) صحيح مسلم، كتاب السَّلَامِ، بَابُ تَحْرِيمِ مُنَاجَاةِ الِاثْنَيْنِ دُونَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ رِضَاهُ، حدیث نمبر: ۲۱۸۴۔

(۲) سنن أبي داود، كتاب الأدب، بَابٌ فِي الْمَشُورَةِ، حدیث نمبر: ۵۱۲۸۔

(۲) مسند الإمام أحمد، حدیث نمبر: ۲۵۵۶۔

تم کو غصہ آ جائے تو خاموش ہوجاؤ، جب تم کو غصہ آ جائے تو خاموش ہوجاؤ، جب تم کو غصہ آ جائے تو خاموش ہوجاؤ۔

تشریح: غصہ کی حالت میں جب آدمی کسی کی بات کا جواب دینے لگتا ہے تو زبان تیز ہوجاتی ہے اور اس کی وجہ سے اختلاف بڑھ جاتا ہے؛ اس لئے آپ ﷺ نے تاکید کے ساتھ تین مرتبہ فرمایا کہ جب غصہ آئے تو خاموشی اختیار کرلو۔

پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک

(۴۳) عَن أَبِي شُرَيْح ، أَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ''وَالله لَا يُؤْمِن ، وَالله لَا يُؤْمِنُ ، وَالله لَا يُؤْمِنُ ، قِيْلَ : وَمَنْ ؟ يَا رَسُوْلَ اللهِ ، قَالَ : الَّذِي لَا يَأْمَن جَاره بوائقه''. (۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ مسلمان نہیں ہوسکتا، خدا کی قسم! وہ مسلمان نہیں ہوسکتا، خدا کی قسم! وہ مسلمان نہیں ہوسکتا، دریافت کیا گیا: کون اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا پڑوسی اس کے شر سے مامون نہ ہو۔

تشریح: یعنی اس کے پڑوسی کو اس کی طرف سے تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہوتا ہو؛ بلکہ وہ اس کی طرف سے مطمئن رہتا ہو۔

(۴۴) عَن أَبِي هُرَيْرَة قَالَ : قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''من كَانَ يُؤمن بِالله وَالْيَوْم الآخر فَلَا يؤذِيْ جَارَهٗ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِن بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ ، وَمن كَانَ يُؤْمِنُ بِالله وَالْيَوْم الآخر فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْ لِيَسْكُتْ''. (۲)

---

(۱) بخاري، كتاب الأدب، باب إثم من لا يأمن جاره بوائقه، حدیث نمبر: ۵۶۷۰۔

(۲) مسلم، كتاب الإيمان، باب الحث على إكرام الجار والضيف الخ، حدیث نمبر: ۴۷۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو اللہ و آخرت پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، اور جو اللہ و آخرت پر ایمان رکھتا ہو، وہ یا تو اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

راستہ کا حق

(۴۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ''إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ'' قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ'' قَالُوا : وَمَا حَقُّهُ ؟ قَالَ : ''غَضُّ الْبَصَرِ ، وَكَفُّ الْأَذَى ، وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ'' . (۱)

آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ راستوں میں بیٹھنے سے بچو، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمیں بات چیت کرنے کے لئے بیٹھنا پڑتا ہے، آپ نے فرمایا: اگر تم کو بیٹھنا ہی ہے تو پھر راستے کا حق ادا کرو، لوگوں نے دریافت کیا، راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نگاہوں کو پست رکھنا، یعنی غیر محرم عورتوں کی طرف نظر نہ اُٹھانا، تکلیف دہ چیزوں کو راستے سے ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، راستہ چلنے والوں کو اچھی بات کی ترغیب دینا اور بُری بات سے روکنا۔

(۴۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ''بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي طَرِيقٍ إِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ'' . (۲)

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب اللِّبَاسِ وَالزِّينَةِ، بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطُّرُقَاتِ، حدیث نمبر: ۲۱۲۱۔

(۲) سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، حدیث نمبر: ۱۹۵۸۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص راستہ میں چل رہا تھا کہ اسے ایک کانٹے دار ٹہنی ملی، اس نے کانٹے دار ٹہنی کو راستہ سے ہٹا دیا تو اللہ نے اس کے اس عمل کی بڑی قدردانی فرمائی اور اس کی بخشش فرمادی۔

عام ضرورت کی چیزوں میں فراخ دلی کی ترغیب

(۴۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلاَثٌ لاَ يُمْنَعْنَ : الْمَاءُ ، وَالْكَلأُ ، وَالنَّارُ . (۱)

آپ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں روکی نہ جائیں: پانی، گھاس اور آگ۔

تشریح : یعنی یہ چیزیں عام لین دین کی ہیں، اگر کسی کے پاس اپنی ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور دوسرا شخص پانی طلب کرے، یا اپنی ضرورت سے زیادہ گھاس ہو اور دوسرا شخص گھاس مانگے، یا تمہارے پاس آگ سلگی ہوئی ہو اور دوسرے شخص کو چولہا جلانے کے لئے آگ کی ضرورت ہو تو اس شخص کی ضرورت کو پورا کرو، اس کو روکو نہیں کہ یہ عام لین دین کی چیز ہے — حضرت عائشہؓ کی ایک حدیث میں گھاس کے بجائے نمک کا ذکر ہے، یعنی اگر کسی شخص کو اتفاق سے نمک کی ضرورت پڑ جائے اور تمہارے پاس نمک موجود ہو تو نمک دے دیا کرو۔

گھر والے کا لحاظ

(۴۸) عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ''إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلاَثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ''. (۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص تین دفعہ اجازت چاہے، مگر اس کو اجازت نہ ملے تو اسے واپس ہو جانا چاہئے۔

(۱) ابن ماجة، كتاب الرهون، باب المسلمون شركاء في ثلاث، حدیث نمبر: ۲۴۷۲۔

(۲) المعجم الأوسط، حدیث نمبر: ۷۵۹۷۔

تشریح: یعنی اگر کسی سے ملاقات کے لئے جایا جائے، دستک دی جائے، یا آواز دی جائے اور کوئی جواب نہ ملے تو ملاقات پر اصرار نہیں کرنا چاہئے اور برا بھی نہ ماننا چاہئے؛ بلکہ واپس ہوجانا چاہئے کہ شاید اہل خانہ کسی ضرورت کی وجہ سے ملاقات کرنے کے موقف میں نہیں ہوں۔

(۴۹) عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ مُسْتَقْبِلَ الْبَابِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''لَا تَسْتَأْذِنْ مُسْتَقْبِلَ الْبَابِ'' . (۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس طرح گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب نہ کرو کہ تم دروازے کے عین سامنے ہو۔

تشریح: یعنی گھر اسی لئے ہوتا ہے کہ انسان دوسروں کی نظر سے بچ سکے، تو اس طرح کسی کے گھر کے سامنے کھڑا نہ ہونا چاہئے کہ گھر کے لوگوں پر نظر پڑ جائے۔

بھلائی کی ترغیب

(۵۰) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ'' . (۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی اچھے کام کے لئے دوسرے کو ترغیب دے، تو ترغیب دینے والے کو بھی اس نیک کام کرنے والے کے برابر ثواب حاصل ہوگا۔

شجرکاری اور کھیتی

(۵۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا

---

(۱) المعجم الکبیر، حدیث نمبر: ۵۳۹۳۔

(۲) المعجم الأوسط، حدیث نمبر: ۴۷۹۱۔

فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلاَّ كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ''. (۱)

آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان جو بھی درخت لگا تا ہے، یا کھیتی کرتا ہے، پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا انسان یا جانور کھالیتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔

ناشکری سے بچنے کا نسخہ

(۵۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللهِ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَلَيْكُمْ''. (۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس شخص کو دیکھو جو تم سے کمتر حالت پر ہو، اس شخص کو نہ دیکھو جو تم سے بہتر حالت میں ہے، اس کا فائدہ یہ ہے کہ تم پر اللہ کی جو نعمت ہے، تم اس کو حقیر نہیں سمجھو گے۔

تشریح : انسان اکثر اپنے سے زیادہ دولت مند یا صحت مند، یا زیادہ باعزت شخص کو دیکھتا ہے تو اس میں لالچ پیدا ہوجاتی ہے اور اس کو جو اللہ نے نعمتیں دی ہے وہ اس کو کمتر محسوس ہونے لگتی ہے؛ اس لئے انسان کو اپنے سے کمتر شخص کو دیکھنا چاہئے؛ تاکہ اس کے اندر شکر کا جذبہ پیدا ہو۔

بہترین خطاکار

(۵۳) عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ''كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ''. (۳)

---

(۱) مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فَضْلِ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ، حدیث نمبر: ۴۰۵۵۔

(۲) صحیح المسلم، کتَابُ الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ، حدیث نمبر: ۲۹۶۳۔

(۳) سنن الترمذي، أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ، حدیث نمبر: ۲۴۹۹۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ہر انسان غلطی کرتا ہے؛ لیکن بہترین غلطی کرنے والا وہ ہے جو اپنی غلطی سے رُجوع کرلے۔

کوشش، پھر اللہ پر بھروسہ

(۵۴) عن المُغِيرَةُ بْنُ أَبِي قُرَّةَ السَّدُوسِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْقِلُهَا وَأَتَوَكَّلُ ، أَوْ أُطْلِقُهَا وَأَتَوَكَّلُ ؟ قَالَ : ''اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ'' . (۱)

ایک شخص نے عرض کیا: میں اونٹنی کو باندھ دوں اور اللہ پر بھروسہ کروں یا اسے کھلا چھوڑ دوں اور بھروسہ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے باندھ دو اور اللہ پر بھروسہ کرو۔

تشریح : یعنی اللہ پر بھروسہ کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان اسباب کو اختیار نہ کرے؛ بلکہ اللہ پر بھروسہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسباب اختیار کئے جائیں، محنت کی جائے اور اس کے بعد اللہ کی طرف سے جو نتیجہ مرتب ہو، انسان اس پر راضی رہے۔

• • •

(۱) سنن الترمذي، أَبْوَابُ الزُّهْدِ، بَابٌ فِي التَّوَكُّلِ عَلَى اللّٰهِ، حدیث نمبر: ۲۵۱۷۔